احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 1

منگل 5 جنوری 2010ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 5 جنوری 2010ء 18 محرم 1431 ہجری 5 صلح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 3

سال 2010ء کے جمعہ سے آغاز پر مبارکباد اور کثرت سے توبہ استغفار، دعاؤں پر زور اور درود شریف پڑھنے کی تلقین

جمعہ کے دن کثرت سے آنحضرت ﷺ پر درود آپؐ کی شفاعت اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو سمیٹنے والا ہے

اگر تم تقویٰ پر ثابت قدم رہو تو تمہیں ایک نور دیا جائے گا جس کے ساتھ تم اپنی اپنی راہوں میں چلو گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جنوری 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے شروع میں سورۃ الحدید آیت 29 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 2010ء کا پہلا دن ہے اور اس پہلے دن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے دن داخل کیا ہے جو دنوں میں سے ایک بہت مبارک دن ہے۔ حضور انور نے نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کیلئے یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال مبارک فرماتا چلا جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اصل عید اور خوشی اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ، اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔

حضور انور نے جمعہ کے دن کی برکت کے متعلق فرمایا کہ ارشاد نبویؐ کے مطابق اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب وہ ایک مومن کو میسر آئے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے اور وہ وقت بہت مختصر ہوتا ہے۔ پس مومن تو اس دن میں اپنی دعا کی قبولیت کے نظارے دیکھتا ہے اور غیر مومن اپنے لہو ولعب میں لگا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ فرمایا کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کیا جانے والا درود بشرطیکہ خالص ہو کر آنحضرتؐ کے عشق میں فنا ہو کر بھیجا جائے، آنحضرت ﷺ کی شفاعت سے سج کر پھر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کو سمیٹنے والا ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس اس دن کے تقدس کا خیال، دعائیں، درود اور اعمال صالحہ جنت میں لے جانے کا باعث بھی بنیں گے اور اس کے نور سے حصہ لینے والے بھی بنائیں گے۔ پس اس دن کی اہمیت نیک نیتی سے کئے گئے اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط ہے اور ہزاروں ہزار درود ہوں اس محسنؐ پر جس نے آدم کی اولاد کو دنیاوی اور اُخروی جنتوں کے راستے دکھائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے مقام اور عزت کا پاس کر کے اور اس بات سے ڈر کر کہ ایک دن خدا کے حضور میں پوچھا جائے گا گناہ کو چھوڑتا ہے، اس کو دو بہشت عطا ہوں گے، اول اسی دنیا میں بہشتی زندگی اس کو عطا کی جاوے گی اور ایک پاک تبدیلی اس میں پیدا ہو جائے گی اور خدا اس کا متولی اور متکفل ہو گا اور دوسرے مرنے کے بعد جاودانی بہشت اس کو عطا کیا جاوے گا۔ یہ اس لئے کہ وہ خدا سے ڈرا اور اس کو دنیا پر اور نفسانی جذبات پر مقدم کر لیا۔ پس جمعہ جو قرب الٰہی پانے کا ذریعہ ہے، سے بھرپور فائدہ اٹھانے والا ہی حقیقی مومن ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ اور رسولؐ کی کامل پیروی ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جو دوہرا حصہ دیتا ہے اور نور عطا فرماتا ہے، یہ دوہرا حصہ اس دنیا اور آخرت کی حسنات ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر تم تقویٰ پر ثابت قدم رہو تو تمہیں ایک نور دیا جائے گا جس کے ساتھ تم اپنی اپنی راہوں میں چلو گے۔ فرمایا کہ اپنی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنے معاشرے کو گناہوں سے بچانے کی کوشش بھی انتہائی ضروری ہے۔ دنیا کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ نئے سال کا استقبال نشے میں دھت ہونے اور بیہودگیاں کرنے سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور پاک دل لے کر حاضر ہونے سے کیا جاتا ہے۔ اپنے روحانی معیاروں کو بڑھانے کے لئے دعاؤں اور مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کیلئے قربانیاں کرنے سے کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود ربنا اتنا فی الدنیا حسنة ...... کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ربنا کے لفظ میں توبہ کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ ربنا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس رب کی طرف آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ارباب کی تشریح کرنے کے بعد فرمایا کہ ایسی دعا کرنا صرف انہی لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا رب جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے رب کے سامنے اور سارے ارباب باطلہ ہیچ ہیں۔ فرمایا کہ آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہو گی بلکہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے، طرح طرح کے عذاب، خوف، خون، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن، غرض یہ سب آگ ہیں۔ اس لئے مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت کے حسنہ سے نوازتا رہے اور دنیاوی اور اخروی عذابوں سے ہمیں بچائے یہ سال بھی اور آئندہ آنے والا ہر سال بھی افراد جماعت کیلئے ہر قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کی حسنہ لے کر آئے۔ آمین

بہترین دن

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تمہارے بہترین دنوں میں سے ایک جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم کو پیدا کیا گیا اور جمعہ ہی کے دن وہ فوت ہوئے- اسی دن نفخ صور ہوگا اور اسی روز غشی ہوگی- اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا- صحابہ نے عرض کیا جب آپ کا وجود مٹی ہو چکا ہو گا تو آپ تک درود کیسے پہنچے گا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے-

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعہ حدیث نمبر883)

اراکین خصوصی و اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

﴿برائے سال 2010ء/ 1389ہش﴾

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ دو سال کے لئے صدر انصاراللہ پاکستان اور نائب صدر صف دوم کے انتخاب کی منظوری کے بعد سال رواں (1389ہش/2010ء) کے لئے مندرجہ ذیل اراکین خصوصی و مجلس انصاراللہ پاکستان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(حافظ مظفر احمد صدر مجلس انصاراللہ پاکستان)

اراکین خصوصی:۔

1۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب
2۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
3۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
4۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

1۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول و قائد تعلیم
2۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نائب صدر صف دوم
3۔ مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب صدر
4۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب صدر
5۔ مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب قائد عمومی
6۔ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب قائد تربیت
7۔ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب قائد تربیت نومبائعین
8۔ مکرم شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار
9۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد اصلاح وارشاد
10۔ مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی
11۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب قائد مال
12۔ مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب قائد وقف جدید
13۔ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب قائد تحریک جدید
14۔ مکرم منیر احمد بسمل صاحب قائد تجنید
15۔ مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب قائد اشاعت
16۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی
17۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب آڈیٹر
18۔ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ
19۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب معاون صدر
20۔ مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب معاون صدر
☆ مکرم محمد محمود طاہر صاحب مدیر ماہنامہ انصاراللہ

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

حقیقۃ الوحی

حضرت مسیح موعود کی تعلیمات اور دعاوی کا نچوڑ

جامع جمیع دلائل وحقائق سینکڑوں نشانات سچے الہام کی علامات ۔خوابوں کی اقسام اوران کی ماہیت

حضرت مسیح موعودکی کتاب حقیقۃ الوحی فی الحقیقت ایک ایسی کتاب ہے جوکہ حضور کی تعلیمات اور دعاوی کا نچوڑ کہی جاسکتی ہے۔اس کتاب کی سب سے پہلی خصوصیت جوحضورنے بیان فرمائی ہے وہ یہ کہ یہ کتاب جامع جمیع دلائل وحقائق ہے ۔اس کتاب میں حضور نے نہ صرف اپنا مسیح موعود ہونا ثابت فرمادیا ہے بلکہ یہ بھی ثابت فرمادیاہے کہ اب آسمان کے نیچےصرف دین حق ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ زندہ اورسچا مذہب ہے۔

پھرحضورفرماتے ہیں کہ اب آسمان کے نیچے صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جوکہ خداتعالیٰ سے انسان کا سچاتعلق کرواسکتی ہے اورصرف اس کی پیروی سے ہی خداتعالیٰ جو ہمارامحبوب حقیقی ہے اس کا چہرہ نظرآجاتاہے اورنفسانی آلائشیں نفس سے نکل جاتی ہیں اورایک روشنی دل میں داخل ہوجاتی ہے اوراس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے نشانوں سے اپنی شناخت کروادیتاہے۔

پھرفرماتے ہیں کہ میرے پر جومیری قوم طرح طرح کے اعتراض پیش کرتی ہے مجھے ان اعتراضوں کی کچھ بھی پروانہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود مجھے اپنی راہ دکھلادی ہے اوراپنی طرف سے بصیرت عنایت فرمائی ہے اوراپنے مکالمہ اورمخاطبہ سے مشرف فرمایا ہےاور ہزارہانشان میری تصدیق کیلئے دکھائے ہیں۔

حضوررفرماتے ہیں۔

کہ یہ سخت بے ایمانی ہوگی اگرمیں ان سے ڈرکر سچائی کی راہ کوچھوڑ دوں اورایک مخالف کی ظنیات کو کچھ چیزسمجھ کراس آفتاب صداقت یعنی خداتعالیٰ سے منہ موڑلوں۔

پھرفرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی بھی پروانہیں ہے کہ اندرونی اور بیرونی مخالف میری عیب جوئی میں مشغول ہیں کیونکہ اس سے بھی میری کرامت ہی ثابت ہوتی ہے اورپھراس کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے کہ اگر میں ہرقسم کاعیب اپنے اندررکھتاہوں اورنعوذباللہ بقول ان کے میراخداپربھی ایمان نہیں اوردنیا کا کوئی عیب نہیں۔جومجھ میں نہیں مگر باوجودان باتوں کے جوتمام دنیا کے عیب مجھ میں موجود ہیں اور ہرایک قسم کاظلم میرے نفس میں بھرا ہوا ہے اور بہتوں کے میں نے بے جاطورپر مال کھالئے اور بہتوں کو میں نے (جو فرشتوں کی طرح پاک تھے) گالیاں دی ہیں اورہر ایک بدی اورٹھگ بازی میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے توپھراس میں کیا بھید ہے کہ بداور بدکاراورخائن اورکذاب تو میں تھا مگرمیرے مقابل پر ہرایک فرشتہ سیرت جب آیا تووہی مارا گیاوہی تباہ ہوا۔جس نے میرے پر بدعا کی وہ بدعا اسی پر پڑی جس نے میرے پرکوئی مقدمہ عدالت میں دائرکیا اسی نے شکست کھائی۔حضورفرماتے ہیں کہ اس کتاب میں آپ لوگ ان باتوں کاثبوت مشاہدہ کریں گے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ ایسے مقابلہ کے وقت میں ہی ہلاک ہوتا۔میرے پرہی بجلی پڑتی بلکہ کسی کے مقابلے پرکھڑے ہونے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ مجرم کا خداخود دشمن ہے پس خداکیلئے سوچوکہ یہ الٹااثرکیوں ظاہرہوا؟ کیوں میرے مقابل پرنیک مارے گئے !اورہرایک مقابلہ میں خدانے مجھے بچالیا۔

اس کے بعدحضورایک نہایت اہم موضوع کے متعلق فرماتے ہیں کہ مجھے اس رسالہ کے لکھنے کیلئے یہ ضرورت پیش آئی ہے کہ اس زمانہ میں جس طرح اور صدہاطرح کے فتنے اوربدعتیں پیدا ہوگئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہوگیا ہے کہ اکثرلوگ اس بات سے بے خبرہیں کہ کس درجہ اورکس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابل اعتماد ہوسکتا ہے اورکن حالتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہونہ خدا کااورحدیث النفس ہونہ حدیث الرب۔

حضورفرماتے ہیں کہ چونکہ شیطان انسان کاسخت دشمن ہے وہ طرح طرح کی راہوں سے انسان کوہلاک کرنا چاہتاہے اورممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اورپھربھی وہ شیطان کی طرف سے ہواورممکن ہے کہ ایک الہام سچاہواورپھربھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ شیطان بڑاجھوٹاہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کردھوکادیتاہے تاایمان چھین لے۔

لیکن وہ لوگ جن کے دل صاف ہیں اورجن میں اورخدا میں کوئی روک نہیں وہی لوگ مصفّا وحی پاتے ہیں اوروہ الہام جس کے شامل حال نصرت الٰہی ہواور اکرام اوراعزازکی اس میں صریح علامتیں پائی جائیں اورقبولیت کے آثاراس میں نمودارہوں وہ بغیرمقبولان الٰہی کے کسی کونہیں ہوسکتا۔اورشیطان کے اقتدار سے یہ باہرہے کہ کسی جھوٹے مدعی کی تائیداورحمایت میں کوئی قدرت نمائی کاالہام اس کوکرے اوراس کوعزت دینے کیلئے کوئی خارق عادت اورمصفّا غیب اس پر ظاہرکرے تااس کے دعوے پرگواہ ہو۔

پھرفرماتے ہیں کہ وہ لوگ جواپنے صدق اوروفا اورعشق الٰہی میں کمال کے درجہ پرپہنچ جاتے ہیں ان پر شیطان تسلط نہیں پاسکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجر کی آیت 43 میں فرماتا ہے:۔

’’یقیناً (جو) میرے بندے ہیں ان پر تجھے (یعنی شیطان کو) کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا،سوائے گمراہوں میں سے ان کے جوتیری پیروی کریں گے‘‘

سوان کی یہ نشانی ہے کہ خداکےفضل کے بارشیں ان پر ہوتی ہیں اور خدا کی قبولیت کی ہزاروں علامتیں اورنمونے ان میں پائے جاتے ہیں۔

حضورفرماتے ہیں کہ یہ تمام چیزیں ہم اس رسالہ میں بیان کریں گے۔

پھرفرماتے ہیں کہ افسوس کہ اکثرلوگ ایسے ہیں کہ ابھی شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہیں مگرپھربھی اپنی خوابوں اور الہاموں پر بھروسہ کرکے اپنے ناراست اعتقادوں......کوان خوابوں اورالہاموں سے فروغ دینا چاہتے ہیں بلکہ بطورشہادت ایسی خوابوں اور الہاموں کوپیش کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ بعض ایسے بھی ہیں کہ وہ اپنی خوابوں اورالہاموں کو اپنے مذہب کی سچائی کیلئے پیش نہیں کرتے اوران کاایسی خوابوں اور الہاموں کے بیان کرنے سے صرف یہ مطلب ہوتاہے کہ خواب اور الہام کسی سچے مذہب یا سچے انسان کی شناخت کیلئے معیارنہیں ہیں۔

اوربعض محض فضولی اورفخرکے طورپراپنی خوابیں سناتے ہیں ان کے علاوہ بعض ایسے بھی ہیں کہ چند خوابیں یاالہام ان کے جوان کے نزدیک سچے ہوگئے ہیں ان کی بنا پر وہ اپنے تئیں اماموں یاپیشواؤں یا رسولوں کے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔

حضورفرماتے ہیں کہ یہ وہ خرابیاں ہیں جو بہت بڑھ گئی ہیں اورایسے لوگوں میں بجائے دینداری اور راستبازی کے بیجاتکبراورغرورپیدا ہوگیاہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ یہ رسالہ لکھوں کیونکہ بعض کم فہم لوگ ایسے لوگوں کی وجہ سے ابتلاء میں پڑتے ہیں......

غرض یہ امورعام لوگوں کیلئے گھبراہٹ کی جگہ ہیں اوران کی نظرمیں سلسلہ نبوت اس سے مشتبہ ہوجاتاہے اوراس مقام میں عام لوگوں کوحیرت میں ڈالنے والا ایک اورامربھی ہے اوروہ یہ کہ بعض فاسق اورفاجر اورزانی اورظالم اورغیرمتدین اورچورخداکے احکام کےمخالف چلنے والےبھی ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان کو بھی کبھی کبھی سچی خوابیں آجاتی ہیں

حضورفرماتے ہیں:۔

جبکہ ایسی خوابیں اورایسے الہام مختلف قسم کے لوگوں کو ہوتے رہتے ہیں بلکہ کبھی کبھی سچے بھی ہو جاتے ہیں تواس صورت میں کوئی عقلمندنہ ہوگا کہ اس عقدہ کوحل کرنے کیلئے اپنے دل میں ضرورت محسوس نہ کرے کہ مابہ الامتیاز کیونکرقائم ہوحق کے طالبوں کی راہ میں یہ ایک خطرناک پتھرہے اورخاص کرایسے لوگوں کیلئے یہ ایک زہرقاتل ہے جوخودمدعی الہام ہیں اوراپنے تئیں منجاب اللہ ملہم خیال کرتے ہیں اوردراصل خداتعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں اوروہ اس دھوکے سے جوکوئی خواب سچی ہوجاتی ہے اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتے ہیں اوراس طرح پروہ سچائی کی طلب کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں بلکہ سچائی کوتحقیراورتوہین کی نظرسے دیکھتے ہیں۔

حضورفرماتے ہیں کہ پس یہی وہ امرہے جس نے مجھے اس بات پرآمادہ کیا کہ اس میں فرق کوحق کے طالبوں پرظاہرکروں سومیں اس کتاب کوچارابواب پر منقسم کرتاہوں باب اول ان لوگوں کے بیان میں جن کوبعض سچی خوابیں آتی ہیں یابعض سچے الہام ہوتے ہیں لیکن ان کوخداتعالیٰ سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

باب دوم ان لوگوں کے بیان میں جن کوبعض اوقات سچی خوابیں آتی ہیں یا سچے الہام ہوتے ہیں اوران کوخداتعالیٰ سے کچھ تعلق توہے لیکن بڑاتعلق نہیں۔

باب سوم ۔ان لوگوں کے بیان میں جوخداتعالیٰ سے اکمل اوراصفیٰ طوروحی پاتے ہیں اورکامل طورپر شرف مکالمہ اورمخاطبہ ان کوحاصل ہے اورخوابیں بھی ان کوفلق الصبح کی طرح سچی آتی ہیں اورخداتعالیٰ سے اکمل اوراتم اوراصفیٰ تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ خداتعالیٰ کے پسندیدہ نبیوں اوررسولوں کاتعلق ہوتاہے۔

باب چہارم اپنے حالات کے بیان میں یعنی اس بیان میں کہ خداتعالیٰ کےفضل اورکرم نے مجھے اقسام ثلاثہ میں سے کس قسم میں داخل فرمایاہے۔

دجال کازمانہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

’’قیامت سے قبل 10 نشان ظاہرہوں گے۔ان میں پہلے چھ یہ ہیں۔دھواں،دجال،دابۃ الارض،مغرب سے سورج کاطلوع،نزول عیسیٰ بن مریم اوریاجوج ماجوج۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب الآیات التی تکون قبل الساعۃ حدیث نمبر 5162)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھاجوخیراوربھلائی آپ لائے ہیں۔کیااس کے بعدشربھی آئے گا توآپؐ نے فرمایا ہاں۔پھرمیں نے پوچھااس کے بعدکیاہوگا توآپؐ نے فرمایااگرزمین میں اللہ کاکوئی خلیفہ ہوتواس کی ہر طرح اطاعت کرنا۔میں نے پوچھاپھرکیاہوگا فرمایاپھر دجال ظاہرہوگا۔پھرقیامت قائم ہوگی۔

(سنن ابوداؤدکتاب الفتن باب ذکرالفتن حدیث نمبر 3706)

دجال مشرق سے نکلے گااوروہ زمانہ اختلاف اور فرقہ بندی کاہوگااورچالیس دن میں دنیابھرمیں پھیل جائے گا۔مومن سخت تنگی محسوس کریں گے۔

(مجمع الزوائدومنبع الفوائدجلد7 ص349۔مکتبۃ القدسی القاہرہ 1353ھ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایادجال دین کےضعف اورعلم کی کمی اوراعراض کے زمانہ میں ظاہرہوگا۔(مسنداحمدحدیث نمبر 14426)

پبلشروپرنٹر طاہر مہدی امتیازاحمد وڑائچ ۔ مطبع:ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ۔ قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اگر خدا تعالیٰ کا سہارا نہ ہو، اس کی مدد نہ ہو تو ظاہری اسباب اور تعلقات رتی بھر فائدہ نہیں دے سکتے

حقیقی ولی وہی ہے جس میں عاجزی اور انکسار ہے اور جماعت احمدیہ میں ہر فرد کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس میں حقیقی ولی وہی ہے جس کا خلافت کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے

دنیاوی لالچ کی وجہ سے نہ دنیا داروں سے دوستی کرو، نہ ہی اس دولت کی طرف اتنے مائل ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ تمہیں بھول جائے

اپنی روحانی حالت بڑھانے کے لئے، خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے خود بھی نمازوں کی طرف توجہ دو اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کی تلقین کرو

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20؍نومبر 2009ء بمطابق 20؍نبوت 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ العنکبوت کی آیت 42 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور دوست بنائے مکڑی کی طرح ہے اس نے بھی ایک گھر بنایا اور تمام گھروں میں یقیناً مکڑی ہی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ کاش وہ یہ جانتے۔

یہ آیت سورۃ عنکبوت کی آیت ہے۔ جیسا کہ اس کے مضمون سے ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان بدقسمتوں کا ذکر فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر دوسروں کے در تلاش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی دوستی کو چھوڑ کر غیر اللہ کی دوستی کو اختیار کرتے ہیں۔ ظاہری اور عارضی فائدہ کو دیکھ کر ٹھوس اور مستقل فوائد کو نظر انداز کرتے ہیں۔ دنیا کی جاہ و حشمت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کو بھول جاتے ہیں۔ دنیا داروں کی خوشنودی کی خاطر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو بھلا بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ولی بنانے کی بجائے غیر اللہ کو ولی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مضبوط حصار میں آنے کی بجائے مکڑی کے کمزور جالے کو اپنا حصار سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے پہلی آیات میں عاد، ثمود کا ذکر کیا ہے۔ پھر قارون اور فرعون اور ہامان کا ذکر فرمایا ہے۔ بلکہ کچھ آیات پیچھے چلے جائیں تو لوط کی قوم کا بھی ذکر ہے اور پھر ان سب کے انجام کا ذکر ہے۔ اس لئے کہ وہ خدا کو بھول گئے اور دنیا داری ان کا مقصود ہو گئی۔ کسی کی قوم، کسی کی دولت، کسی کے اونچے محل، کسی کے پہاڑوں میں بنائے ہوئے محفوظ گھر اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے آگے کوئی کام نہ آ سکے۔ قرآن کریم میں اس حوالے سے کئی جگہ ذکر ملتا ہے کہ کس طرح قومیں ہلاک ہوتی رہیں۔ کیونکہ بجائے خدا تعالیٰ کو پناہ گاہ پکڑنے کے انہوں نے عارضی پناہ گاہوں پر بھروسہ کرنے کی کوشش کی۔ ان قوموں کا ذکر کر کے خدا تعالیٰ نے ہمیں بھی ہوشیار کیا ہے۔ واضح کر دیا کہ صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کو ولی بنانے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کی پناہ میں آنے کے لئے اس کی دوستی کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ جس طرح ماضی میں ہامان کا معزز ہونا یا اس کی حکومت کا ہونا کسی کو نہ بچا سکا، آئندہ بھی نہیں بچا سکے گا۔ اگر قارون کی دولت اور مال ماضی میں اس کے کسی تعلق رکھنے والے یا خود اسے نہ بچا سکی تو اب بھی کسی کا مال اور دولت خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف چلنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچا سکے گی۔ قارون کی دولت نہ پہلے کسی کی بھوک مٹا سکی اور نہ اب مٹا سکتی ہے۔ نہ ہی فرعون کسی کے کام آ سکا کہ فرعون کی غلامی میں آنے سے ہامان اور قارون سے خود بخود بچت ہو جائے گی کہ وہ سب سے بڑا ہے۔ لیکن یہ بھی کام نہ آ سکا۔ پس یہ ساری پناہ گاہیں مکڑی کے جالوں سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں رکھتیں۔

آج بھی دنیا دولتمندوں کی دولت کی طرف دیکھتی ہے۔ حسرت سے یہ کہا جاتا ہے کہ کاش ہمارے پاس بھی یہ ہوتا اور جس طرح یہ لوگ دولتمند ہیں، ہم بھی اس طرح دولتمند ہوتے۔ یا دولتمند شخص کی خوشامد کی جاتی ہے یا دولتمند حکومتوں کی خوشامدیں کی جاتی ہیں۔ جو غریب حکومتیں ہوتی ہیں وہ ان سے امداد لینے اور ان کی حکومتوں کے سائے میں آنے کے لئے ان کی خوشامد کرتی ہیں کہ اس سے ہماری ملکی ترقی وابستہ ہے یا پھر یہ کہ اس سے ہماری بقا وابستہ ہے۔ اپنے قومی اور ملکی مفادات کو جو مفاد پرست لیڈر ہیں داؤ پر لگا دیتے ہیں اور یہ باتیں اب کئی ملکوں کے اندرونی راز ظاہر ہونے پر دنیا کے علم میں آ چکی ہیں۔ کئی ایسے .... ملکوں کے سربراہ بھی اپنے ملکوں کو گروی رکھ چکے ہیں جن کو ضرورت تو نہیں تھی کیونکہ ان کے پاس اچھی بھلی دولت ہے لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ پر یقین کامل نہیں ہے اس لئے اپنی حکومتوں کے بقا کے سہارے ڈھونڈے جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ قارون کے زیر تصرف دولت اس کے کچھ کام آ سکی اور نہ ہی فرعون کی طاقت اس کے کسی کام آ سکی۔ جب خدا تعالیٰ کی تقدیر اپنا کام کرنا شروع کر دیتی ہے تو پھر کوئی اسے ٹالنے والا نہیں ہوتا۔ قرآن کریم میں جو پرانے لوگوں کے یہ ذکر محفوظ کئے گئے ہیں، یہ ہمیں صرف تاریخ سے آگاہ کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ایک مومن کے ایمان میں ترقی کے لئے ہیں اور اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینے کے لئے ہیں۔ مثلاً قارون کے ضمن میں اس کا قصہ بیان کرنے کے بعد اس کے انجام کے بارے میں خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ .... (القصص:82)۔ پس ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، پس اس کا کوئی گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابلے پر اس کی مدد کرتا اور وہ کسی تدبیر سے بچ نہ سکا۔ پس خدا تعالیٰ کے مقابلے پر نہ گروہ کسی کام آ سکا، نہ ان کی دولت کسی کام آ سکی اور نہ یہ کبھی آتی ہے۔ جن کی دولت کے سہارے ڈھونڈتے ہوئے بعض لوگ ان سے تعلقات استوار کرتے ہیں اور اس حد تک تعلقات استوار کئے جاتے ہیں، اس حد تک ان کو سہارا بنایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہی بھلا دیا جاتا ہے۔

گزشتہ سال دولتمند ملکوں کو بلکہ ساری دنیا کو ہی اللہ تعالیٰ نے معاشی بحران کی شکل میں جو ایک ہلکا سا جھٹکا دیا ہے جسے Credit Crunch کہتے ہیں، یہ ٹرم مشہور ہے۔ اس حالت سے ابھی تک نہ یہ کہ دنیا باہر آئی ہے بلکہ آج تک اس کے اثرات ظاہر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کہنے کو تو کہا جا رہا ہے کہ معیشت میں استحکام پیدا ہونے کی طرف قدم اٹھنے شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن آج تک ملازمتوں میں کمی اور فراغتوں کا سلسلہ چل رہا ہے روزانہ کوئی نہ کوئی کمپنی اپنے ملازمین کو فارغ کر رہی ہے۔ سرمایہ کاری کرتے ہوئے ابھی تک خوف کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ اسی طرح

طاقت کا سہارا ہے۔ سمجھتے ہیں کہ ہم فرعون کی طاقت کے زیر اثر ہیں۔ اپنی پناہ گاہ تلاش کی ہوئی ہے اس سے بچ سکتے ہیں۔

صداقت کے حوالے سے قرآن کریم نے فرعون کی مثال دی ہے۔ وہ تو خدائی کا دعویٰ کرنے والا تھا۔ خدائی کی بڑ مارنے والا تھا لیکن جب اس کے بھی انجام کا وقت آیا تو اس کی حکومت تو ایک طرف رہی وہ بڑ بھی اس کو نہ بچا سکی۔ کہاں تو اس کا یہ اعلان اور دعویٰ تھا کہ .... (القصص: 39) یعنی پس مجھے ایک محل بنا دے تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں تو سہی اور میں یقیناً یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آیا تو پھر بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لانے پر بھی تیار ہو گیا۔ جس کا قرآن کریم میں یوں ذکر ملتا ہے کہ ...... (یونس: 91) کہ جب غرق ہونے کی آفت نے پکڑا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں اس پر جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں سچی فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہوں۔ پس کہاں تو یہ بڑ کہ میں اونچے محل پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کا پتہ تو کروں اور کہاں یہ تذلّل کہ موت کو سامنے دیکھ کر ڈوبتے وقت یہ اعلان کہ میں بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ وہ قوم جو فرعون کی نظر میں حقیر قوم تھی اور معمولی مزدوروں کے کام کرتی تھی ان کے خدا کا حوالہ دے رہا ہے۔ موسیٰ کے خدا کی بات کرتا تو حضرت موسیٰؑ اس کے گھر میں پلے بڑھے تھے اور اس لحاظ سے معزز سمجھے جاتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس وقت اس سے ایسے الفاظ کہلوائے جو اس کی نہایت ذلت اور عاجزی کی حالت کا اظہار کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سہاروں کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج بھی دنیاوی سہاروں کی یہی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ لیکن دنیاداروں کو پھر بھی سمجھ نہیں آتی۔ بادشاہتیں تو علیحدہ رہیں کسی کو اگر کسی عام ممبر پارلیمنٹ کے رشتہ دار سے بھی تعلق پیدا ہو جائے تو وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگ جاتا ہے اور خاص طور پر جو غریب ملک ہیں، جو ترقی پذیر ملک کہلاتے ہیں، ترقی پذیری تو ابھی تک ان میں نہیں آئی لیکن بہرحال کہلاتے ہیں۔ ان ملکوں کی یہ عام بیماری ہے .... اس تعلق کی بنا پر جوان کا بعض افسروں سے ہوتا ہے۔ ان پر انتظامیہ سے بھی ظلم کروائے جاتے ہیں۔ لیکن ظلم کرنے والے یہ نہیں سوچتے کہ اصل حکومت خدا تعالیٰ کی ہے اور جب خدا تعالیٰ کی تقدیر اپنے فیصلے کرنے شروع کرتی ہے تو پھر بڑے بڑے فرعونوں کو بھی ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پس صرف خدا کا نام لینے سے خدا کا خوف اور ایمان دل میں قائم نہیں ہو جاتا۔ خدا کا خوف رکھنے والا وہی کہلاتا ہے جو طاقت ہوتے ہوئے بھی خدا کا خوف رکھے اور انصاف کے تمام تقاضے پورے کرے۔ ورنہ یہ سب منہ کی باتیں ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا خوف ہے۔ بعض لوگ جو خدا کا نام لے کر پھر مظالم کی انتہا کرتے ہیں انہیں تو خدا تعالیٰ کی طاقتوں پر ایمان ہی نہیں ہوتا۔ صرف رسماً معاشرے کے اثر کی وجہ سے خدا کا نام لیتے ہیں۔ ایسے لوگ ان گھروں میں رہنے والے ہیں جو عنکبوت کا گھر ہے جو مکڑی کا جالا ہے، جس کو ہوا کا ایک جھونکا بھی اڑا کر لے جاتا ہے۔ ان لوگوں کو اصل یقین اپنی دولت، اپنے تعلقات، اپنی طاقت، اپنی پارٹی، اپنے جتھے، بڑی حکومتوں سے اپنے تعلقات پر ہوتا ہے اور نہیں جانتے کہ بڑی طاقتیں بھی اپنے مفاد پورے ہونے پر طوطا چشمی کا مظاہرہ کرتی ہیں اور وفا کرنے والی صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔

پس .... خاص طور پر بار بار اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بناؤ۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ قائم رہنے والی اور سب طاقتوں کی مالک صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے اسے ہی اپنے بچاؤ کا ذریعہ سمجھو۔ اسباب سے کام لینا، تعلقات قائم کرنا، تعلقات سے فائدہ اٹھانا بے شک جائز بھی ہے، ضروری بھی ہے۔ اسباب بھی خدا تعالیٰ کے مہیا کردہ ہی ہیں اور آپس کے معاشرتی تعلقات قائم کرنا، نبھانا، مدد لینا اور مدد دینا اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگیاں گزارنے اور معاشرے کی بقا کے لئے ضروری ہیں۔ مگر یہ خیال ایک مومن کو کبھی نہیں آتا، نہ آنا چاہئے کہ اسباب اور تعلقات ہی سب کچھ ہیں۔ اصل سہارا تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور یہ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے۔ اگر خدا تعالیٰ کا سہارا نہ ہو اس کی مدد نہ ہو تو ظاہری اسباب اور تعلقات رتی بھر فائدہ نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں ہی مومن کو اس کے مقام اور طریق کار کے حصول کے لئے ایک دعا سکھا دی فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو .... (الفاتحہ: 5) کہ ہم عبادت بھی خدا تعالیٰ کی کرتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں اور مدد بھی اسی سے مانگتے ہیں کہ عبادت کی توفیق بھی وہی دے اور ہماری احتیاجیں بھی وہی پوری کرے۔ اور اس دعا کی اتنی اہمیت ہے کہ پانچ نمازوں کے فرائض اور سنتوں میں اسے پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے بلکہ نوافل میں بھی اسے پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ ہر وقت یہ خیال رہے کہ عبادت بھی سچے دل سے خدا تعالیٰ کی ہی کرنی ہے اور مدد بھی سچے دل سے خدا تعالیٰ سے ہی مانگنی ہے۔ ہر ضرورت پر، ہر خواہش پر، ہر کوشش کی تکمیل کے لئے پہلی نظر خدا تعالیٰ پر پڑنی چاہئے اور پھر اسباب کے ساتھ ساتھ اس اصول کو بھی پکڑے رکھنا چاہئے کہ دینے والا تو خدا تعالیٰ ہے۔ ان کوششوں میں، ان تعلقات میں برکت ڈالنی ہے تو خدا تعالیٰ نے ڈالنی ہے۔ اگر کوئی اس اصول سے منہ پھیرتا ہے تو پھر وہ کامیابی کے اس دروازے کو اپنے اوپر بند کرتا ہے جو خدا تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے اور اس طرح سوائے اپنی ہلاکت کے سامان کے اور کچھ نہیں کر رہا ہوتا۔ آخر کار پھر مادی اور روحانی زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایک مومن کے لئے روحانیت اور تقویٰ انتہائی اہم چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مکڑی کے گھر کی مثال دے کر یہ بھی واضح فرما دیا کہ منہ سے مذہب کا اقرار کر لینا کافی نہیں ہے۔ مذہب کا لیبل لگا لینا اور اس کا لبادہ اوڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ اس سے انسان اپنی نجات کے سامان نہیں کر لیتا۔ بلکہ نجات اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ اس روح کو پیدا کرنے سے ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مذہب بھیجا ہے۔ اور مذہب کا بنیادی سبق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے اور جب یہی مقصد ہے تو ایک دیانتدار انسان کا کام ہے کہ خدا تعالیٰ کی تلاش کرے۔ قرآن کریم میں تو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے مومن کو حکم فرمایا ہے کہ میری طرف قدم بڑھاؤ۔ ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرو جو خدا تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے لازمی قرار دی ہیں۔ اسی لئے انبیاء آتے ہیں اور یہی کام خدا تعالیٰ کے مقربین اور اولیاء (۔) کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لئے کرتے ہیں۔ یہی مقصد حضرت مسیح موعود کی بعثت کا بھی تھا اور ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اُس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہِ راست پر چلاؤں''۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 143)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ ...... سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو''۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13، حاشیہ صفحہ 293-291)

.... اللہ تعالیٰ نے پرانی قوموں کے قصے اس لئے بیان فرمائے کہ ان کو دیکھ کر ہوشیار رہو اور اپنے مقصد پیدائش کو نہ بھولو۔ اور مقصد پیدائش صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور دوسرے یہ پیشگوئی کا رنگ بھی رکھتی ہے۔ یہ واقعات جو بیان کئے گئے ہیں یہ پیشگوئی کا رنگ

رکھنے والے واقعات ہیں کہ آئندہ بھی یہ حالت ہو سکتی ہے۔......... اور آج دنیا کی حالت بتا رہی ہے کہ یہ سو فیصد سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کو بھول کر .... انحصار بھی اور توجہ بھی، کوشش بھی اور لگن بھی، دنیاوی چیزوں کے حصول میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود کی بعثت اس مقصد کے لئے ہوئی کہ اس قرآنی تعلیم کو دنیا پر لاگو کریں .... جس میں بندے اور خدا کا ایسا تعلق پیدا کیا گیا تھا کہ عبادات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے معاشرتی حقوق بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ادا کئے جاتے تھے۔ مومن ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کے لئے اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کر سکے اپنے نصف وسائل دوسرے (۔) کو دینے کے لئے تیار ہوتے تھے کہ اس کو ضرورت ہے۔ اس لئے کہ اس وجہ سے میں خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ پھر مجھے ہر مشکل اور کڑے وقت میں بچانے والا ہوگا .... جو آپ کی قوت قدسی کی وجہ سے قائم تھا جس میں خالصتاً اللہ تعالیٰ کو ہی ڈھال بنایا جاتا تھا۔ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ان کا مقصود ہوتا تھا۔ جہاں ایک مومن صحابی اپنی چیز کی ایک قیمت مقرر کرتا ہے تو دوسرا مومن کہتا ہے کہ نہیں آپ نے اس کی یہ قیمت کم مقرر کی ہے۔ شہر میں تو آجکل اس سے بہت زیادہ قیمت ہے۔ بیچنے والا کہتا ہے کہ میں اسے کیونکہ گاؤں سے لایا ہوں وہاں یہی قیمت ہے میں تو اسے اسی قیمت پر بیچوں گا۔ میں زائد قیمت لے کر اللہ تعالیٰ کے دروازوں کو اپنے پر بند نہیں کرنا چاہتا۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں تمہیں کم قیمت دے کر اپنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازوں کو بند نہیں کرنا چاہتا۔ ان میں جو بات چل رہی ہے تکرار اور بحث کی شکل اختیار کر لیتی ہے، کوئی بھی ان میں ماننے کو تیار نہیں ہوتا، نہ لینے والا نہ دینے والا کہ میں کیوں عارضی منافع کی خاطر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصار سے باہر نکلوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے سے دور کروں۔ پس یہ معاشرہ ہے جو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود تشریف لائے اور اب احمدیوں کو بھی یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ اس معاشرے کے قیام کے لئے کیا ہم کوئی کردار ادا کر رہے ہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کو ولی بنانے کی خواہش رکھتے ہیں یا دنیا کے مال و دولت کو یا تعلقات اور جاہ و حشمت کو اپنا ولی بنا رہے ہیں؟ جب تک ہمارا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر نہ ہو اور غیر اللہ سے مکمل تعلق نہ ٹوٹے۔ اس پر بھروسے اور امیدیں نہ ختم ہوں ہم حقیقی مومن نہیں کہلا سکتے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مکمل طور پر اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر ہم ایسے گھر میں پناہ ڈھونڈ رہے ہیں جو عنکبوت کا گھر ہے۔ بے شک ہم کہنے کو تو ایمان لانے والوں میں شامل ہیں لیکن ہمارا عمل خدا تعالیٰ کو ڈھال نہیں سمجھ رہا۔ پس ہمارا خدا تعالیٰ کو ڈھال بنانا اس وقت حقیقی رنگ اختیار کرے گا جب ہمارا ہر قول و فعل، ہمارا اٹھنا بیٹھنا، ہمارا اوڑھنا بچھونا صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوگا۔ ہمارا اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق قائم ہوگا۔ ہماری تمام محبتوں پر خدا تعالیٰ کی محبت حاوی ہو گی۔ ہم صرف ولیوں اور پیروں کے قصے سننے والے اور پڑھنے والے نہیں ہوں گے بلکہ اپنی روحانیت کو اس بلندی تک لے جانے والے ہوں گے جہاں ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا ہو۔

اس لئے حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”ولی بنو۔ ولی پرست نہ بنو“۔

تمہارا تعلق خدا تعالیٰ کے پیاروں سے صرف اس لئے نہ ہو کہ ان سے دعائیں کروانی ہیں یا پھر کسی کو ولی سمجھ کر اس کے پیچھے پڑ جاؤ کہ اسی کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور پھر یہ اس حد تک بدعت اختیار کرلے کہ آپ تو دعاؤں کے قریب بھی نہ جاؤ، نمازیں بھی ادا نہ کرو اور کہہ دو کہ ہم نے فلاں بزرگ سے تعلق پیدا کر لیا ہے اور یہ کافی ہے۔ کسی کی بزرگی کی حالت کو تو خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ ایسے بزرگ جو اپنے آپ کو خدا کا قریبی سمجھ کر صرف یہ کہتا ہے یا کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے میں دعا کروں گا اور تمہارا کام ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی تلقین نہیں کرتے ان میں بھی ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے۔ جو بھی تعویذ گنڈہ کرنے والے غیروں میں ہیں، (۔) میں تو یہ بہت زیادہ یہ رواج ہے، وہ سب بدعتیں پیدا کرنے والے ہیں۔ پس بجائے کسی کا محتاج ہونے کے ایک مومن کا کام ہے کہ خود خدا تعالیٰ سے ایسے رنگ میں تعلق پیدا کرے کہ خدا کا ولی بن جائے۔ نہ لوگوں کے پاس یا کسی شخص کے پاس اس نیت سے دعا کروانے جائے کہ صرف اسی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ نہ ہی اپنے اندر چند دعاؤں کی قبولیت کی وجہ سے یہ تکبر پیدا کرے کہ میرا خدا تعالیٰ سے بڑا تعلق قائم ہو گیا ہے۔ حقیقی ولی وہی ہے جس میں عاجزی اور انکسار ہے اور جماعت احمدیہ میں ہر فرد کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس میں حقیقی ولی وہی ہے جس کا خلافت کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔

جماعت میں بہت بڑے بڑے دعائیں کرنے والے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے بزرگ گزرے ہیں۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تو خود نوشت کتاب بھی ہے انہوں نے اپنے واقعات بیان کئے ہیں۔ ان کے قبولیت دعا کے بے شمار واقعات ہیں باوجود اس کے کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق تھا۔ لیکن انہوں نے دعا کروانے والے کو ہمیشہ یہی کہا ہے کہ خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق مضبوط کرو اور دعا کے لئے کہو اور خود بھی دعا کرو۔ یہ حقیقی ولایت ہے جو عاجزی میں بڑھاتی ہے اور ایسے ولی بننے کی حضرت مسیح موعود نے نصیحت فرمائی ہے کہ تمہارا حقیقی سہارا ہر وقت خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ یہ نہیں کہ جب کسی پریشانی کا وقت آئے تو پیروں اور فقیروں کے درباروں پر حاضریاں لگانی شروع کر دیں۔ جس کا غیروں میں بہت رواج ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ محفوظ رکھے جماعت کو اس بدعت سے۔ دعا کے لئے کہنا منع نہیں ہے۔ مومنوں کو ایک دوسروں کے لئے دعائیں کرنی بھی چاہئیں اور کہنا بھی چاہئے لیکن اس کے ساتھ خود بھی دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ کسی مشکل میں نہیں بلکہ عام حالت میں خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق ہو جو اللہ تعالیٰ کے ولی ہونے کا حق ادا کرنے والا ہو اور جب یہ حالت ہوگی تو تبھی کہا جا سکتا ہے کہ انسان نے ادھر ادھر پناہیں ڈھونڈنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔

اس بات کو مزید کھولنے کے لئے کہ کیوں خدا تعالیٰ کی پناہ تلاش کی جائے اور باقی ہر وسیلے کو خدا تعالیٰ کے مقابلے پر لاشئی محض سمجھا جائے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ .... (الانعام:15) تو کہہ دے کہ کیا اللہ کے سوا میں کوئی دوست پکڑلوں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا آغاز کرنے والا ہے اور وہ سب کو کھلاتا ہے جبکہ اسے کھلایا نہیں جاتا۔ تو کہہ دے کہ یقیناً مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر ایک سے جس نے فرمانبرداری کی اول رہوں اور تو ہر گز مشرکین میں سے نہ بن۔ پس زمین و آسمان کا مالک تو وہ خدا ہے۔ یہ کتنی بڑی بے وقوفی ہے کہ جو مالک ہے اس کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی مخلوق کو مدد کے لئے پکارا جائے، اس مخلوق کے سہارے ڈھونڈے جائیں۔ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کا آغاز کیا۔ اس نے سب کچھ پیدا فرمایا۔ اس کو بنانے والا وہ ہے۔ اس میں ہر موجود چیز خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے۔ پس جو پیدا کرنے والا اور اصل مالک ہے اس کو چھوڑ کر غیر اللہ کی جھولی میں گرنا کتنی بڑی حماقت ہے۔ پھر مزید اس دلیل کو مضبوط کیا کہ اس نے پیدا کر کے آغاز کر کے چھوڑ نہیں دیا بلکہ غذا جو ہماری بقا کے لئے ضروری ہے اس کا انتظام بھی اس خدا نے کیا ہے۔ پس جب زندگی کی بقا کے سامان خدا نے کئے ہیں تو کسی دوسرے کی دولت، حکومت، اثر و رسوخ دیکھ کر اس پر گرنا یقیناً جہالت ہے۔ جس کے دروازوں پر انسان گرتا ہے وہ تو خود مخلوق ہونے کے ناطے خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں اور جو خود کسی کا محتاج ہوا اور کسی سے لے رہا ہو اور اس کو دینے والے سے مانگنے کی بجائے لینے والے سے مانگنا تو پرلے درجے کی حماقت ہے۔ جبکہ جن دنیاداروں کے در پر تم گر رہے ہو ان کو دینے والا خود تمہیں کہہ رہا ہے کہ میرے پاس آؤ میں تمہاری حاجات پوری کروں گا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی نہیں کھلاتا۔ ایک تو یہ کہ مالک کل ہے۔ اس کو اس کی مخلوق نے کیا دینا ہے۔ دوسرے اصل مطلب یہ ہے کہ اس کو کھانے کی

احتیاج ہی نہیں ہے۔ اس کی بقا تمہاری طرح مادی وسائل سے نہیں ہے۔ اس کو کسی خوراک اور لباس کی یا دوسری اشیاء کی ضرورت نہیں ہے۔ پس یہ مادی ضرورتیں انسان کی ہیں خدا تعالیٰ کی نہیں اور جس کی یہ ضرورتیں نہیں اور جو تمام وسائل کا منبع اور مہیا کرنے والا ہے اس کو چھوڑ کر ایک مومن کس طرح دوسرے کے در کو پکڑ سکتا ہے۔

پس اس خدا کی پناہ میں آنا ہر مومن کی زندگی کا مقصود ہونا چاہئے۔ ہر مومن کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس خدا کی عبادت کرنا میرا مطمح نظر ہو۔ اس خدا کے آگے اپنی ضروریات رکھنا یہی ایک مومن اور ایک انسان کی عقلمندی کا تقاضا ہے۔ پس اس خدا کی کامل فرمانبرداری کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اور جو ایسے لوگ ہیں یہی حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہوتے ہیں اور پھر ان سے بڑھ کر انبیاء کا درجہ ہے جو یقیناً اولیاء بھی ہیں۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد اس پر قائم رہنے اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حوالے سے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔ فرماتا ہے .... (یوسف:102) کہ اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زمرہ میں شامل کر۔

خدا تعالیٰ کے ولیوں کو نہ ہی کشائش اور نہ ہی بُرے حالات خدا تعالیٰ کو بھلانے کا باعث بنتے ہیں۔ انہیں ہر حالت میں خدا یاد رہتا ہے اور وہ اس پر قائم رہنے کے لئے کہ ہر آن خدا تعالیٰ سے ہی حاصل کرنا ہے یہ دعا بھی مانگتے ہیں جو بیان ہوئی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت یوسفؑ کی دعا تھی جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ اور اس دعا کا بیان اس لئے ہے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ سے تعلق اور روحانی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ سے قرب بڑھانے کے لئے یہ دعا کیا کریں دنیاوی کامیابیاں ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات سے دور نہ لے جائیں اور ابتلاء اور مشکلات ہمیں خدا تعالیٰ کی ذات سے بدظن نہ کر دیں۔ بلکہ یہ دعا ہو کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہر حالت میں فرمانبرداری کرتے ہوئے وفات دے۔ ہمارا شمار ہمیشہ ان میں ہو جو صالحین اور خدا تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا کا طریق بھی ہمیں سمجھا دیا کہ یہ دعا کس طرح کرنی ہے۔ ولی بننے کے لئے کس طرح کوشش کرنی ہے۔ کس حالت میں تم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے ہو کہ جب خدا تعالیٰ تمہاری دعائیں سنتا ہے اور تمہیں اپنے قرب سے نوازتا ہے اس بارہ میں سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرماتے ہوئے کہ جو دنیوی زندگی کے سامان ہیں جو دنیا داروں کو دیئے گئے ہیں انہیں دیکھ کر تمہارے اندر بھی دنیاوی لالچ پیدا نہ ہو جائے بلکہ یہ عارضی رزق ہے۔ تم اپنے رب کے اس رزق کی تلاش کرو جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ولی بننے کی کوشش کرو۔ دنیاوی لالچ کی وجہ سے نہ دنیا داروں سے دوستی کرو، نہ ہی اس دولت کی طرف اتنے مائل ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ تمہیں بھول جائے۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جو دنیاوی دولت تمہیں آج نظر آ رہی ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہے۔............

پس آجکل جو حالات ہیں، دنیا کی طاقتوں کی جو چھیڑ چھاڑ شروع ہے اس کا بھی انجام بڑا بھیانک نظر آ رہا ہے۔ اس کے لئے بھی احمدیوں کو بہت دعا کرنی چاہئے۔

(ـ) کو کہا گیا ہے کہ تم ان کی دولتوں اور ان موجودہ حالتوں کو نہ دیکھو۔ تمہاری کامیابی خدا تعالیٰ سے تعلق میں ہے اور اس کا طریق یہ ہے کہ فرمایا.............. (سورۃ طٰہٰ : 133) اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔ اپنی روحانی حالت بڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے خود بھی نمازوں کی طرف توجہ دو اور اپنے گھر والوں کو بھی اس کی تلقین کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جیسا کہ رزق کا پہلے بھی ذکر آ چکا ہے یہاں بھی یہی بیان ہے کہ اصل رزق تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ مومن جب عبادت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کو خدا تعالیٰ جہاں مادی رزق دیتا ہے وہاں وہ روحانی رزق میں بھی ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے بڑھتا ہے۔ اس میں قناعت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی نظر دوسروں کی دولت پر پڑنے کی بجائے ہر آن خدا تعالیٰ پر پڑتی ہے اور جب یہ صورت ہوگی تو تقویٰ میں ترقی ہوگی اور متقی کا اللہ تعالیٰ خود ہر معاملے میں کفیل ہو جاتا ہے۔ اسے ایسی ایسی جگہوں سے دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ یہ بھی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہ متقی ہر وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں۔ دوسروں کی دولت اور طاقت کی انہیں رتی بھر پروا نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اپنے سے خاص تعلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے............

ایک حدیث میں آتا ہے۔ یہ روایت حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے کہ میں ان کو وتر میں پڑھا کروں۔ کلمات یہ ہیں کہ اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل کر کے ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے۔ اور مجھے ان لوگوں میں شامل کر کے عافیت دے جنہیں تو نے عافیت دی ہے۔ اور ان لوگوں میں شامل کر کے میرا متکفل بن جا جن کی تو نے خود کفالت کی ہے۔ اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت رکھ دے۔ اور جو شر تو نے مقدر کر رکھا ہے اس سے مجھے بچا۔ یقیناً تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا تو دوست بن جائے وہ کبھی ذلیل و رسوا نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب تو بڑی برکتوں والا اور بڑی شان والا ہے۔ یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ پس یہ دعا ہمیشہ ہمیں مانگتے رہنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ”میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں“۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد سوم۔ صفحہ 503-504)

پھر فرمایا: ”خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونے سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو“۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد سوم۔ صفحہ 503-504)

اللہ کرے کہ ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کی ذات میں ہر آن پناہ ڈھونڈنے والے ہوں۔ دنیاوی لالچوں سے دور ہوں، دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کرنے میں اول درجے میں شمار ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی جو دعائیں ہیں ان سب کے وارث بنیں اور اللہ تعالیٰ کے ولی بننے کی طرف ہر آن ہمارے قدم بڑھتے چلے جائیں۔

آج یہاں ایک وضاحت بھی مَیں کر دوں، پہلے تو ایک آدھ خط مجھے آتے تھے، اب ایسے خطوں کی کثرت ہو گئی ہے۔ بعض لوگوں نے لکھنا شروع کر دیا ہے۔ میرے حوالے سے یہ مشہور کر دیا گیا ہے کہ یہاں یورپ میں بھی اور دوسری جگہوں پہ بھی حکومتوں کی طرف سے جو سوائن فلو کا ٹیکہ پریوینٹو (Preventive) لگایا جا رہا ہے، وہ نہ لگوائیں کہ مَیں نے اس سے روکا ہے۔ مَیں نے قطعاً کوئی ایسی بات نہیں کی۔ جہاں جہاں لگایا جا رہا ہے اور جن جن لوگوں کو، بچوں یا بوڑھوں کو حکومت نے کہا کہ لگوائیں، تو وہ بالکل لگوائیں۔ کسی نے روکا نہیں ہے۔ پتہ نہیں میری کس بات سے اخذ کر لیا گیا ہے یا ویسے ہی ہوائی اڑا دی ہے۔ افواہوں سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب شکور پارک ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ عائشہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم عادل احمد صاحب اور مقیم Zion شکاگو امریکہ کو مورخہ 30 / اکتوبر کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام ابراہیم نافع احمد رکھا گیا ہے۔ بچہ مکرم انعام الرحمٰن صاحب ولد مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب شکاگو کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم احمد مبارک صاحب نیویارک امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

چند ماہ پہلے ایک حادثے کے نتیجے میں خاکسار کی ایک آنکھ کو نقصان پہنچا جس کی وجہ سے Ratina Detatchment کا مسئلہ پیدا ہو گیا اب یہی تکلیف دوسری آنکھ میں بھی شروع ہو گئی ہے جس کی وجہ سے بینائی شدید متاثر ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم اور صفت شافی کی برکت سے اس تکلیف سے نجات دے اور بینائی کی حفاظت فرمائے۔ اور خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے (آمین)

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ سالانہ چندہ -/2100 روپے ششماہی =/1050 روپے سہ ماہی =/525 روپے اور خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب بنوڑی

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت محمد امیر خان صاحب ولد چوہر خان صاحب بنوڑ ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے مریدوں میں سے تھے اور حضرت صوفی صاحب سے ایک خاص عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت صوفی صاحب 1885ء میں جب حضرت مسیح موعود سے اجازت لے کر حج پر تشریف لے گئے تو حضرت امیر خان صاحب کو بھی ان کے ساتھ جانے کی سعادت حاصل ہوئی، حضرت صوفی صاحب نے میدان عرفات میں حضرت مسیح موعود کا دعائیہ مکتوب بلند آواز سے پڑھا اور اپنے مریدوں سے کہا کہ تم سے آمین کہتے جاؤ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 صفحہ 3)

حضرت صوفی صاحب کا مرید ہونے کے علاوہ ان کے بیٹے حضرت پیر منظور محمد صاحب یکے از 313 آپ کے بہنوئی لگتے تھے کیونکہ آپ ان کی بیوی کے رشتہ میں بھائی تھے۔

1892ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کپورتھلہ تشریف لے گئے اس موقع پر حضرت امیر خان صاحب نے حاضر ہو کر حضور کی بیعت کی آپ کے ساتھ آپ کے ایک اور دوست حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی یکے از 313، جو حضرت صوفی احمد جان صاحب کے سفر حج میں بھی ساتھ تھے، نے بیعت کی۔

رجسٹر بیعت میں آپ کی بیعت کا اندراج موجود ہے:

21 فروری 1892ء محمد امیر خان ولد چوہر خان ساکن بنور ریاست پٹیالہ بمقام کپورتھلہ مقیم سہارنپور

حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب ایک نیک سیرت اور دیندار انسان تھے، احمدیت سے پہلے آپ کا حضرت صوفی احمد جان صاحب کے حلقہ ارادتمندوں میں رہنا آپ کی دینی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے اور پھر اس اخلاص میں اتنا ترقی کرنا کہ اپنے مرشد کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کرنا غرض یہ کہ آپ تقویٰ اور روحانیت کے ایک عجب رنگ میں رنگین تھے اور دوسروں کے لیے ایک عمدہ نمونہ تھے آپ کی اس تقویٰ پسند زندگی نے علاقے کے لوگوں پر ایک عمدہ اثر چھوڑا تھا پھر حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کے بعد اس روحانی رنگ میں مزید نکھار پیدا ہوا۔ حضرت شیخ عبدالوہاب صاحب (وفات 10 اکتوبر 1954ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) جو ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے فرماتے ہیں:۔

حاجی امیر محمد صاحب کا مجھے نیاز حاصل ہوا وہ ایک نیک سیرت بزرگ تھے اور اب بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں، ان کی خداترسی اور نیک اخلاق نے میرے دل کو موہ لیا اور ان کے نیک نمونے نے مجھے (دین حق) کی کتابیں پڑھنے کی طرف راغب کیا ان کی وساطت سے غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، اکسیر ہدایت اور احیاء العلوم وغیرہ کتابیں دیکھیں۔ (دین حق) سے محبت تو پہلے سے ہی تھی اب میں علی الاعلان ہندو دھرم چھوڑ کر ..... ہو گیا۔ (رفقاء احمد جلد دہم صفحہ 70)

1897ء میں حضور نے اپنی تصنیف لطیف ''انجام آتھم'' میں اپنے 313 کبار رفقاء کی فہرست شائع فرمائی جس میں آپ کا نام اس طرح درج ہے:

106۔ حاجی محمد امیر خان صاحب سہارنپور

اسی طرح حضور نے ایک اشتہار میں مخالفین کی طرف سے گورنمنٹ کو پہنچائی گئی خلاف واقعہ اطلاعات کی تردید فرماتے ہوئے اپنے خاندان اور سلسلہ کے صحیح حالات بیان فرمائے چنانچہ 24 فروری 1894ء کو دیے گئے اس اشتہار میں بطور نمونہ اپنی جماعت کے 316 احباب کے نام درج فرمائے ہیں جس میں حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب کا نام بھی 243 نمبر پر موجود ہے آپ کے نام کے ساتھ مہتمم گاڑی شکرم سہارنپور لکھا ہے۔ (کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 356)

حضرت حاجی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی 5 جنوری 1908ء کو وفات پائی وفات کے وقت آپ کی عمر 55 سال تھی۔

جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن حضور نے ایک کشف دیکھا، حضور فرماتے ہیں:۔

5 جنوری 1908ء مرحوم امیر خان کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر 5 یا 6 یا 7 کا عدد لکھا ہوا ہے میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر 6 کا عدد لکھ دیا ہے۔

(الحکم 22 جنوری 1908ء صفحہ 10 کالم 3)

آپ کی بیوہ سے مراد حضرت اصغری بیگم صاحبہ بنت حضرت محمد اکبر خان صاحب ساکن سنور ہیں جو بعد میں حضرت راجہ مدد خان صاحب کے عقد میں آئیں۔ خدا کے مامور کا کشف میں آپ کے گھر والوں کو دیکھنا آپ کے لیے ایک سعادت ہے اسی لیے حضور کا یہ ارشاد اخبار میں ''خدا تعالیٰ کی تازہ وحی'' کے تحت چھپا ہے اور ہمیشہ کے لیے حضرت حاجی میر خان صاحب کا تذکرہ ''تذکرہ'' میں محفوظ ہو گیا ہے۔

حضرت اصغری بیگم صاحبہ 1890ء میں پیدا ہوئیں بچپن ہی سے حضرت اقدس کے گھر میں پلی بڑھیں، 8 جنوری 1978ء کو بعمر 88 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

New
Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:042-6313372-6313373

آزمائشی کورس فری — یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے
جوڑوں کے درد کے لئے بفضل خدا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔
ہمارے چند خصوصی معالجات
الرجک دمہ، گیس، تیزابیت، معدے کا السر۔ ہائی بلڈ پریشر۔ ہیپاٹائٹس۔ خصوصی کمزوری۔ بے اولادی بوجہ سیمن پرابلم۔ بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش۔
مفصل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔
بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں۔
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر فون: 001-416-832-7056
کینیڈین کوالیفائڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن
مظہر فارماہ سپتال احمد نگر ربوہ پوسٹل کوڈ 48
فون: 047-6211544, 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
1954 NASIR ناصر 2009
نوجوانوں کے۔ امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 55 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434
6212434
Fax:6213966

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6005666,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر و د اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے

GHP-391/GH	GHP-383/GH	GHP-354/GH	GHP-324/GH	GHP-319/GH	GHP-55/GH
خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	اسہال۔ پیچش — ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	امراض معدہ — بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	ایمرجنسی ٹانک — گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے

تبصرہ

Holy Prophet of Islam

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت وسوانح (بزبان انگریزی)

مصنف: ڈاکٹر کریم اللہ زیروی

مطبع: KZ پبلیکیشنز امریکہ

ضخامت: 457 صفحات

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ پر دنیا کی تقریباً ہر زبان میں لکھا گیا ہے۔ آپ کی پاک زندگی پر ہر پہلو اور گوشے کو قلمبند کیا گیا ہے۔ جماعتی لٹریچر کا بڑا حصہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کی کتب پر مشتمل ہے اور متعدد زبانوں میں پڑھنے کو ملتا ہے۔ مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب نے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت وسوانح پر انگریزی زبان میں ایک عمدہ کتاب مدون کی ہے۔ جس میں رسولؐ اللہ کی ولادت سے وصال تک کے تمام اہم واقعات سمودیئے گئے ہیں۔ جو واقعات آپ نے منتخب کئے ہیں اور ان کو جس خوبصورتی سے بیان کیا ہے اس سے تعلیم وتربیت، تہذیب اخلاق، دعوت الی اللہ، تلقین عمل اور کردار کی تشکیل کے لئے بہت سی معلومات ملتی ہیں۔

کتاب زیر تبصرہ کا آغاز اسلام سے قبل کے حالات اور آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت، آغاز اسلام کی تاریخ اور اسلام کے پیغام کی دنیا میں ترویج واشاعت جیسے ابواب سے کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ہجرت مدینہ، غزوات، آنحضرتؐ کی طرف سے مختلف بادشاہوں کو دعوت اسلام، بنیادی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ وغیرہ شامل ہیں۔

اس کتاب میں موجود تمام ابواب اہمیت کے حامل ہیں۔ لیکن درج ذیل عناوین غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔ مستشرقین اور مذہبی ناقدین کی طرف سے یہ الزام تواتر کے ساتھ دہرایا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا ہے۔ کتاب ہذا میں کئی ابواب میں رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہونے والی دفاعی جنگوں کے حقائق وکوائف دیئے گئے ہیں۔ جو اس غلط فہمی اور الزام کے جواب میں مفید ہیں۔ 17 واں باب دین حق کی بنیادی تعلیمات پر مشتمل ہے جس میں پانچ بنیادی ارکان کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور قرآن کریم کی تدوین پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ 20واں باب اس کتاب کا سب سے اہم باب ہے جس میں آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ کا بیان ہے۔ جس کو پڑھ کے ہر احمدی اور دنیا کا ہر فرد اپنے ایمان وایقان کے مطابق فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خوبصورتی اور چار چاند لگانے والی چیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ پیش لفظ ہے۔ جس میں حضور انور نے سیرت نبویؐ پر اظہار خیال کے اس اسلوب کو سراہا ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ اور تعلیمات کو آج کے دور کے مسائل ومشکلات کے حل کے لئے مینارہ نور کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس انداز بیان کو جماعت احمدیہ کا مذہبی فریضہ اور ذمہ داری قرار دیا ہے۔

خوبصورت ودیدہ زیب ٹائٹل اور عمدہ طباعت کی حامل یہ کتاب جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں ایک مفید اضافہ ہے۔ 25 ابواب اور 457 صفحات میں باندھی گئی اس کتاب میں گو آنحضرت ﷺ کی زندگی کی جھلکیاں ہی پیش کی جاسکتی ہیں لیکن مصنف نے اتنے ماہرانہ طریق پر سب بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا کوئی گوشہ چھپا نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ مصنف اور اس کتاب کی طباعت میں شامل جملہ احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ کتاب ہر بڑے چھوٹے کے لئے یکساں مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں اور دماغوں کو رسول اللہ ﷺ کی محبت سے معطر فرمادے۔ آمین۔

(ایف۔ شمس)

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	5:20

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ، کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کیکشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ نیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار، عبیر ستار
فون شوروم: 052-4292793 فون رہائش: 052-4592316
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ویزہ پروسیسنگ، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور امیگریشن ویزہ کی معلومات اور فارم پر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtaiztravels@hotmail.com

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود 0345-4111191

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ری پبلک UPS اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوٹی پارلر، سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، وین، آلٹو، FX، جیپ کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینئین اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹوسنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون شوروم: 042-7700448-7725205

FD-10

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورانٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614